Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۹۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ — The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم بدھ — قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ — ۳ محرم ۱۳۹۸ھ — ۱۴ فتح ۱۳۵۶ ہش — ۱۴ دسمبر ۱۹۷۷ء — نمبر ۲۸۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۴ فتح۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے بیٹے عزیزم مجیب الرحمٰن درد کو ۲۹، ۳۰ نومبر ۱۹۷۷ء کی درمیانی شب شادی کے پانچ سال بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام عطاء الستار رکھا ہے۔ نومولود حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد مرحوم کا پوتا اور محترم قاضی عبدالحمید صاحب ایڈووکیٹ مرحوم کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور خادمِ دین بنائے۔ آمین

(سارہ درد۔ دارالصدر۔ ربوہ)

جلسہ سالانہ پر تشریف لانیوالے احباب سے چند ضروری گذارشات

(محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد)

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارا جلسہ سالانہ عنقریب منعقد ہونے والا ہے۔ یہ جلسہ ایک روحانی اجتماع ہے اس کی بنیاد اعلائے کلمۂ اسلام پر رکھی گئی ہے۔ آپ یہاں پہنچ کر اس عظیم الشان نشان کو بچشم خود مشاہدہ کریں گے جس کی بابت خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً فرمایا تھا

"يَأْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ
وَيَأْتِيْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ"

اس موقع پر اس روحانی اجتماع کی برکات سے متمتع ہونے کے لئے چند گذارشات احباب جماعت کی خدمت میں پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں اور یہ امور بطور یاددہانی کے ہیں ورنہ خدا کے فضل سے ہماری جماعت کی بہت بڑی اکثریت حتی الوسع شریعتِ اسلامی کی پابند ہے:

۱۔ آپ سے گذارش ہے کہ آپ مع اہل و عیال جلسہ سالانہ میں شرکت فرمائیں تا آپ اُن دعاؤں کے وارث بنیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ پر آنے والوں کے لئے کی ہیں۔ نیز امام وقت کے رُوح پرور کلمات سُن کر اپنے عرفان میں ترقی کریں۔

۲۔ امراء و صدر صاحبان حتی الوسع ایسے افراد کو ربوہ لانے کی کوشش کریں جنہوں نے مالی تنگی کے باعث تاحال ربوہ نہیں دیکھا۔

۳۔ اپنے سفر کا آغاز دعاؤں سے کریں۔ دورانِ سفر بھی دعائیں کرتے رہیں اور جلسہ کے ایّام میں عجز و انکسار سے باالتزام دعائیں کرنا نہ بھولیں۔ ان بابرکت ایام کو غنیمت سمجھیں۔

۴۔ آپ کا لباس بے شک سادہ ہو لیکن صاف ستھرا ہونا چاہیئے۔ اسلامی پردہ کی پوری پوری پابندی کی جائے۔ اسلام مردوں اور عورتوں کو اپنی نگاہیں نیچی رکھنے کی ہدایت فرماتا ہے اور عورتوں کے لئے چہرہ چھپانا پردہ میں شامل ہے۔

۵۔ ہرگز سلسلہ میں ہم کسی کھیل یا تماشہ کے لئے جمع نہیں ہوتے بلکہ اپنی دینی معلومات بڑھانے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کو بلند کرنے کے لئے جمع ہوتے ہیں اس لئے ذکرِ الٰہی کے آداب کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم جلسہ گاہ میں مقررہ وقت پر پہنچیں اور بلاوجہ اور بلا سبب ہمارا جلسہ گاہ سے باہر اٹھ کر چلے جانا، اِدھر اُدھر باتیں کرتے رہنا درست نہیں ہمیں ہر تقریر پوری توجہ سے سُننی چاہیئے تاکہ ہماری معلومات اور معرفت میں ترقی ہو اور جلسہ میں شمولیت کی غرض بھی پوری ہو۔

۶۔ آپ جہاں کہیں ٹھہریں نمازیں آپ اپنی جائے قیام کی نزدیک ترین مساجد میں ادا کریں۔ مسجد مبارک میں نماز تہجد کا انتظام ہوگا اور بعد نماز فجر علمائے سلسلہ قرآن کریم کا درس دیں گے اس میں شرکت کی کوشش فرمائیں۔

۷۔ ربوہ میں آتے جاتے اسلامی آداب کے ماتحت السلام علیکم کہیں نیز مردوں اور عورتوں کی آمد و رفت کے لئے جو اسلامی طریق کے مطابق ہدایات جاری ہوں اُن کی پابندی کریں۔

۸۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر جو احمدی تجارتی ادارے اشتہارات شائع کرتے ہیں یا اپنے ہوٹلوں کے نامناسب نام رکھتے ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے اشتہارات کی عبارت اور ہوٹلوں کے ناموں کے بارہ میں نظارت اصلاح وارشاد سے پہلے مشورہ کریں۔

۹۔ غیر از جماعت دوستوں کو اپنے ہمراہ دینی معلومات حاصل کرنے کے لئے نظارت اصلاح وارشاد کی طرف رجوع کریں نیز ان ایام میں مربیان سلسلہ بھی قیام گاہوں کا دورہ کریں گے ان سے بھی دینی معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ مربیان کرام وقفِ عارضی کے فارم بھی پُر کروائیں گے احباب ان سے تعاون کریں۔

۱۰۔ جلسہ گاہ کے قریب کاروں کے کھڑا کرنے کا انتظام کیا گیا ہے لیکن زیادہ بہتر یہی ہے کہ اگر کوئی عذر نہ ہو تو پیدل تشریف لائیں تا پیدل چلنے والوں کو سہولت رہے۔ اور تیز رفتاری سے بھی کاریں نہ چلائی جائیں تا گرد و غبار اُڑ اُڑ کر دوستوں کے لئے تکلیف کا موجب نہ ہو۔

۱۱۔ جلسہ گاہ کے قریب احباب کی سہولت کے لئے مندرجہ ذیل ادارہ جات کے خیمہ جات نصب ہوں گے:
۱۔ تحریک جدید ۲۔ اخبار الفضل ۳۔ مجلس انصار اللہ ۴۔ مجلس خدام الاحمدیہ ۵۔ وقفِ عارضی ۶۔ نظارت اصلاح ارشاد۔

ضروری لٹریچر نظارت اصلاح وارشاد کے دفتر سے حاصل کیا جا سکتا ہے

لازمی چندہ جات کی ادائیگی ماہ بماہ کرکے عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۴ر فتح ۱۳۵۶ھش
۱۴ر دسمبر ۱۹۷۷ء

عَذْبٌ فُرَاتٌ کا مصداق ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر

جیسا کہ احباب جماعت کو بخوبی علم ہے ہمارا مقدس و بابرکت الٰہی جلسہ سالانہ عام دنیوی جلسوں کی طرح کا کوئی معمولی جلسہ نہیں ہے بلکہ یہ وہ خاص جلسہ ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے اور اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اسی لئے اُس نے اسے غیر معمولی برکتوں، رحمتوں اور فضلوں کا حامل بنایا ہے بلکہ حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مقرر ہی اس لئے کیا ہے کہ یہ ہر سال شرکت کرنے والے احباب کے لئے برکتوں، رحمتوں اور فضلوں کا ایک نیا دروازہ کھول کر انہیں ان سے مالا مال کر دکھائے ان آسمانی برکتوں، رحمتوں اور فضلوں کا مورد بننا انسان کی بہت بڑی خوش بختی و خوش نصیبی پر دلالت کرتا ہے۔

یہ خوش بختی و خوش نصیبی اس الٰہی جلسہ میں شرکت کے بغیر میسّر نہیں آسکتی۔ یہی وجہ ہے حقیقی اسلام کے شیدائی اس خوش نصیبی سے بہرہ ور ہونے کے لئے پاکستان کے کونہ کونہ سے ہی نہیں بلکہ مشرق و مغرب کے دُور دراز ممالک اور زمین کے کناروں تک سے ان ایام میں مرکزِ سلسلہ کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔ اور اس لئے چلے آتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے خود پہلے سے یہ بشارت دی ہوئی ہے کہ اُس نے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں سال بسال آشامل ہوا کریں گی۔ جس وقت یہ خبر دی گئی تھی اُس وقت دوسری اقوام کے نمائندوں کا شامل ہونا تو کجا خود اپنے ملک اور علاقہ کے فقط اتنے لوگ اس میں شامل ہوئے تھے جنہیں انگلیوں پر گِنا جا سکتا تھا۔ اُس وقت انسانی عقل یہ باور کرنے کے لئے تیار نہ تھی کہ یہ جلسہ اس قدر وسعت اختیار کرے گا کہ اطراف و جوانبِ عالم میں بسنے والی اقوام کے نمائندے ہزارہا میل کی مسافت طے کر کے اس میں شمولیت کی سعادت سے بہرہ ور ہونے کی خاطر کھنچے چلے آئیں گے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے جہاں اس میں قوموں کے آشامل ہونے کی بشارت دی وہاں انسانی عقلوں کو یہ باور کرانے کے لئے کہ ایسا ہوگا اور ہو کر رہے گا ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ ـــــ "یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں" اور یہ کہ :-

جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

اُس قادر نے جس کے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں اپنی بات کو پُورا کر دکھانے کے لئے گزشتہ پون صدی کے اندر اندر مشرق و مغرب کے ممالک میں بسنے والی اقوام کی سعید رُوحوں کو اسلام میں داخل کر کے وہاں جماعت ہائے احمدیہ قائم کر دکھائیں اور پھر ان میں ایسا اشتعالِ شوق پیدا کیا کہ سال بسال جونہی جلسہ سالانہ کے مبارک ایام قریب آنے لگتے ہیں وہ رختِ سفر باندھنا شروع کر دیتے ہیں۔ سال بھر وہ اخراجاتِ سفر کے لئے رقم پس انداز کرتے ہیں۔ اپنے دنیوی کاموں کو ایک خاص نظم الاوقات کے تحت بعجلت انجام دے کر جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے فراغت کا پہلے سے بندوبست کرتے ہیں۔ پھر شدید سردی کے ایام میں اپنے سنٹرل ہیٹنگ سے آراستہ گھروں کے آرام کو خیرباد کہہ کر ربوہ کی یخ بستہ فضاؤں کی خنکی اور ہاتھ پاؤں منجمد اور سُن کر دینے والی سردی کی تکلیف کو ہنسی خوشی برداشت کرنے کی خاطر یہاں دیوانہ وار کھنچے چلے آتے ہیں۔ انہیں یہ تکلیف، تکلیف معلوم ہی نہیں دیتی اس لئے کہ ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کی گرمی سردی کے احساس کو ساتھ کے ساتھ زائل کر رہی ہوتی ہے۔ یہاں آکر وہ جلسہ کی روحانی فضا میں یوں محسوس کرتے ہیں کہ گویا وہ دمِ نقد بہشت میں آنازل ہوئے ہیں۔

ان کے اشتعالِ شوق اور ولولۂ عشق کا تو یہ عالم ہے کہ ان میں سے بعض تو آٹھ آٹھ دس دس ہزار میل کا سفر طے کر کے خود پاکستانی احباب سے بھی بہت پہلے ہی ربوہ تشریف لے آتے ہیں اور پھر جلسہ کے بعد بھی کئی ہفتہ تک یہیں مقیم رہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کی عظیم الشان برکات سے بہرہ ور ہونے کے بعد اپنے آقا ایدہ اللہ کے قرب میں زیادہ سے زیادہ وقت گزار کر حضور کی ذاتِ والا صفات کے ساتھ وابستہ فیوض اور مرکزِ سلسلہ کی برکات سے بہرہ ور ہوں اور ہوتے ہی چلے جائیں۔ اسلام کے فدائیوں اور شمعِ احمدیت کے ان پروانوں کی آمد کا سلسلہ بحمداللہ تعالیٰ شروع ہو چکا ہے۔ چنانچہ ہمارے جرمن نومسلم احمدی بھائی جناب ہدایت اللہ ہبش صاحب ۱۱ر دسمبر کی رات کو فرینکفورٹ سے ربوہ پہنچ چکے ہیں اور بعض اور جرمن نومسلم احمدی بھائی عنقریب ربوہ پہنچنے والے ہیں۔ الغرض دُور دراز کے کچھ پروانے شمع کی سمت میں محوِ پرواز ہو چکے ہیں اور بہت ہیں کہ پرِ پرواز تول رہے ہیں تا دنیا پر آشکار کر دکھائیں کہ ابراہیمِ ثانی کے ہاتھ پر بھی ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا کا معجزہ ہر سال ظاہر ہوتا ہے اور ہوتا بھی ہے ہر سال پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ۔

اسی طرح پاکستان کے شہروں اور دیہات میں رہنے والے احباب بھی آجکل اپنے مرکز کی طرف رواں دواں ہونے کے لئے رختِ سفر مہیا کرنے اور باندھنے میں مصروف ہیں۔ وہ گِن گِن کر دن گزار رہے ہیں کہ جلسہ کے دن آئیں تو وہ بھی راہ نوردِ شوق ہونے اور منزلِ شوق پر بہر طور و بہر حال بصد شوق جا پہنچنے کا اعزاز حاصل کریں اور ان عظیم الشان برکتوں کے مورد بنیں جن کا جلسہ سالانہ کی شکل میں ایک نیا دروازہ کھلنے والا ہے۔ راقم الحروف کو ان ایام میں ایک جماعت میں جانے کا موقع ملا۔ نہ صرف یہ کہ راقم الحروف نے ہر بھائی کو جلسہ میں شرکت کے عزم اور ذوق و شوقِ فراواں سے مالا مال پایا بلکہ بہتوں کو اس تگ و دو میں بھی مصروف پایا کہ وہ اپنے ہمراہ حسبِ توفیق و استطاعت اپنے بعض دوستوں کو بھی لے جائیں تاکہ وہ بھی نزولِ رحمتِ پروردگار کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر سکیں۔ ایک بھائی بظاہر غریب لیکن دل کے غنی ایسے بھی تھے کہ وہ اپنے ایک امیر بھائی کو یہ خوشخبری سنا رہے تھے کہ میرے دس دوست میرے ہمراہ جلسہ پر چلنے کا اشتیاق ظاہر کر چکے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ ضرور جائیں گے۔

الغرض ان ایام میں شہر ہوں یا دیہات ہر جگہ ہی احباب کے ذوق و شوق کا نظارہ اس لحاظ سے دیدنی ہے کہ اُس ذوق و شوق کی فراوانی میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور وہ ہے کہ ایک دریا کی شکل میں اُمڈا چلا آ رہا ہے۔ ذوق و شوق کے یہ دریا جو ہر دل سے اُمڈے پڑ رہے ہیں عنقریب ہر سمت سے ربوہ کی جانب رواں ہو کر یہاں آملیں گے اور ایک بحرِ زخار کی صورت (باقی صفحہ ۸ پر)

(باقی صفحہ ۸ پر)

اے شمعِ حق کے پروانو چلے آؤ چلے آؤ

اے شمعِ حق کے پروانو، چلے آؤ چلے آؤ
دَرِ احمد کے دیوانو، چلے آؤ چلے آؤ

امامِ وقت نے تم کو پکارا ہے زہے قسمت
کہو لبیک مستانو، چلے آؤ چلے آؤ

یہاں پر علم و حکمت کے خزانے لُٹنے والے ہیں
اُولوالالباب، فرزانو، چلے آؤ چلے آؤ

یہ موقعہ تم کو بارہ ماہ میں اِک بار ملتا ہے
غنیمت تم اسے جانو، چلے آؤ چلے آؤ

نہ جانے عمر مُہلت دے نہ دے اِک سال کی یارو
مئے اُلفت کے پیمانو، چلے آؤ چلے آؤ

یہ تم کو اہلِ ربوہ کی طرف سے بھی ہے اِک دعوت
ہمارے دل کے مہمانو، چلے آؤ چلے آؤ

تمہاری راہ میں آنکھیں بچھائے کون بیٹھا ہے
ذرا انجم کو پہچانو، چلے آؤ چلے آؤ

(نسیم انجم اعظمی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام پر مستشرقین کے اعتراضات اور اُن کا جواب

مکرم فضل الٰہی صاحب انوری بی۔ایس سی شاہد سابق مبلغ انچارج مغربی جرمنی

غیر مسلم مستشرقین جنہوں نے غیر جانبداری کے ساتھ اور تعصب سے بالا ہو کر اسلام کا گہری نظر سے مطالعہ کیا ہے وہ اکثر اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ اسلام کا نظام حیات انسان کے فطری تقاضوں کو بدرجہ اتم پورا کرنے والا ہے اور اب بھی اسی طرح قابل عمل ہے جیسے چودہ سو سال پہلے تھا اور یہ کہ اسلام ایک ایسا حسین معاشرہ پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے جو موجودہ دور کے الجھے ہوئے مسائل کو پُرامن طریق سے حل کرنے میں دوسرے تمام وسائل عالم سے سبقت لے جائے با ایں ہمہ ان مستشرقین کا ایک حصہ اس کوشش میں رہا کہ اسلام کے حسین چہرہ پر کوئی نہ کوئی داغ تلاش کرے اور وہ اس بیہودہ کوشش میں اس قدر بھٹکے کہ اسلام کا حسن بھی انہیں قبیح کی صورت میں نظر آنے لگا۔

اس وقت میں جرمن مستشرقہ پروفیسر انیماری شمل جو ڈاکٹریٹ کی دو ڈگریاں رکھنے کے علاوہ عالمی شہرت کی حامل ہیں اور جنہوں نے حال ہی میں ہارورڈ یونیورسٹی امریکہ میں علوم شرقیہ پر تدریس کا اعزاز حاصل کیا ہے۔ ان کے دو اعتراضوں کا جواب ہدیۂ قارئین کرتا ہوں، جو انہوں نے اسلام اور بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر کئے ہیں۔ وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

پروفیسر ڈاکٹر انیماری شمل اسلام پر اپنے تعارفی مضمون میں "قرآن اور اس کی تعلیم" کے زیر عنوان کے ماتحت رقمطراز ہیں:

"آپ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے لئے صرف 'عبد' بننا پسند کیا۔ وہ عبد جس کی طرف وحی نازل ہوتی ہے۔ مگر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ قرآن (کریم) میں موجود بعض معجزات اور تمثیل معراج۔ شق القمر سے اشارہ پاکر اسلام کے ترقی یافتہ دور نے اتقا جیسے کے ایک لمبے سلسلہ کو جنم دیا جس نے آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کو آہستہ آہستہ "انسان کامل" کے درجے پر لا کر کھڑا کر دیا کلمہ طیبہ میں اللہ (تعالیٰ) کے نام کے ساتھ آپ کے اپنے نام کا متوازن کران خیالات کو تقویت پہنچانے کا موجب بنا"

(Die Religion den Menschheit P. 803.)

اس عبارت میں اسلام اور بانیٔ اسلامؐ کی ذات بابرکات پر دو اعتراضات وارد ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو صرف عبد یعنی بندہ ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور اپنے لئے اسی مرتبہ کو پسند فرمایا۔ مگر مسلمانوں نے بعد میں غلو کر کے آپؐ کو انسان کامل کا درجہ دے دیا۔ دوسرے یہ کہ کلمہ طیبہ میں خدا تعالیٰ کے نام کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی (محمد) کی موجودگی اس مزعومہ مبالغہ آرائی کو تقویت پہنچانے کا باعث ہوئی ہے۔

اصل عبارت میں جو جرمن زبان میں ہے۔ "عبد۔ جس کی طرف وحی ہوتی ہے" کے الفاظ قوسین کے اندر ہیں جن سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ گویا یہ قرآنی الفاظ کا ترجمہ ہے حالانکہ قرآن کریم میں کہیں بھی یہ الفاظ نہیں آئے بلکہ "بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ" آیا ہے جس کے معنی ہیں۔ "ایک انسان جس کی طرف وحی ہوتی ہے" یعنی عبد (Knecht) کا لفظ نہیں بلکہ "بشر" یعنی انسان (Mensch) کا لفظ ہے۔ یہ بھی موصوفہ کی قرآن کریم سے ناواقفی کی دلیل ہے۔

یہ اعتراض کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف عبد ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور "انسان کامل" ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تھا اسلام اور اس کے منابع سے ناواقفی پر مبنی ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن کریم میں آپؐ کو بشر کے لفظ سے یاد کیا گیا ہے۔ ایسا بشر جس پر خدا تعالیٰ نے اپنی وحی یعنی اپنا کلام نازل فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ کو بار بار ایک عبد کے طور پر پیش کیا مگر یہ کہنا غلط ہے کہ آپؐ انسان کامل نہ تھے یا یہ کہ آپؐ کا یہ دعویٰ نہ تھا بلکہ حقیقت یہ ہے اور آپؐ کے اقوال طیبہ اس پر شاہد ناطق ہیں کہ آپ نے انسان کامل ہونے کا دعویٰ فرمایا اور نہ صرف دعویٰ فرمایا بلکہ اپنے عظیم اور بے مثال کردار اپنے منصب جلیل اور اخلاق حسنہ کی بدولت آپ نے اس دعویٰ کو اپنے وجود میں ثابت کر کے دکھایا۔ جہاں تک عبد یا بشر ہونے کا تعلق ہے جو مورد وحی الٰہی ہو اس میں تو سب انبیاء کرام شامل ہیں اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اس لفظ پر زور دیا گیا ہے یا اگر آپؐ نے خود بار بار اپنے لئے عبد اور بشر کا لفظ استعمال فرمایا ہے تو اس کا مقصد یہ تھا کہ کہیں آپؐ کے متبعین آپؐ کو عبد سے بڑھ کر غیر عبد یا فوق البشر صفات کا حامل نہ قرار دے دیں جیسا کہ بعض گزشتہ انبیاء کی نسبت ہوا ہے خود مسیح موعود علیہ السلام کی مثال ہمارے سامنے ہے کہ خدا تعالیٰ کا ایک عاجز بندہ ہوتے ہوئے اور تمام بشری لوازمات رکھتے ہوئے کس طرح دو ہزار سال سے عیسائی ان کو فوق البشر اور خدائی صفات کا حامل قرار دیتے چلے آرہے ہیں مگر انسان کامل ہونے سے نہ تو بشر ہونے کی نفی ہوتی ہے اور نہ یہ عقلاً محال ہے کہ ایک بشر اپنے بشری کمال میں اس قدر ترقی کرے کہ وہ عام بشر نہ رہے بلکہ بشریت کے تمام کمالات پیدا کر کے اکمل ترین انسان بن جائے۔

سوال صرف یہ ہے کہ آیا واقعی آپؐ انسان کامل تھے اور کیا آپؐ کا یہ دعویٰ تھا کہ آپ کو بشری کمالات بدرجہ اتم عطا کئے گئے ہیں۔ سو احادیث صحیحہ سے پتہ چلتا ہے کہ آپؐ نے بارہا یہ دعویٰ فرمایا اور مختلف پیرایوں میں فرمایا۔ مثلاً حدیث شریف میں آتا ہے اور یہ حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ"

جس کا مطلب یہ ہے کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر مجھے تیرے وجود کی تخلیق منظور نہ ہوتی تو میں اس کائنات کو پیدا نہ کرتا گویا آپؐ کا وجود مبارک تمام موجودات عالم کی علت غائی ہے۔ اب جو انسان یہ مرتبہ رکھتا ہے کہ تمام مخلوقات ارضی و سماوی اس کے لئے پیدا کی گئی ہیں تو کیا وہ ایسا انسان نہیں جس کا مرتبہ اور درجہ دنیا کے تمام انسانوں سے بڑھ کر ہے اب اسے اگر انسانِ کامل نہ کہیں گے تو اور کیا کہیں گے؟

پھر آپؐ نے فرمایا:۔

"اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِيْ"

کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جس نوری وجود کو پیدا کیا وہ میرا ہی وجود تھا۔

اس حدیث سے بھی اس امر کی نشاندہی ہوتی ہے کہ آپؐ کا وجود وہ نور مجسم تھا جس کی پیدائش کے ساتھ پیدائش عالم وابستہ تھی اور جو مقصود اور منتہیٰ تھا۔ بنی نوع انسان کی تخلیق کا۔ اور جو وجود اس ساری مخلوق کا مقصود اور منتہیٰ تھا ظاہر ہے کہ اس کے بشری کمالات نوع انسانی کے تمام افراد سے بڑھے ہوئے تھے۔ دوسرے لفظوں میں وہ بشر کامل یا انسان کامل تھا۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ

"اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ"

کہ میں تمام بنی نوع انسان کا سردار ہوں۔

سردار وہی ہوتا ہے جو اپنی استعدادوں اور کمالات میں دوسروں سے بڑھا ہوا ہو اور جو شخص تمام بنی نوع انسان کا سردار ہونے کا دعویٰ کرتا ہے وہ بالفاظ دیگر یہ دعویٰ بھی کرتا ہے کہ اس کے کمالات دوسرے تمام انسانوں سے بڑھ کر ہیں اور جس کے کمالات دوسروں سے بڑھے ہوئے ہوں وہ انسان کامل نہ ہوگا تو کیا ہوگا؟

اگر یہ سوال ہو کہ حدیثوں کا کیا اعتبار ہے قرآن کریم سے اس دعویٰ کو ثابت کر کے دکھایا جائے کیونکہ قرآن کریم میں آپؐ کو صرف بشر کہہ کر پکارا گیا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی امت کو خیر امت قرار دیا ہے تو کیا اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ آپؐ خیر البشر ہیں تبھی تو آپ کے ماننے والے خیر الامت کہلائے۔ اسی نکتہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مامور زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

"ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے"

یعنی آپؐ کی امت کا تمام گزشتہ انبیاء کی امتوں سے بڑھ کر ہونا اس امر کو مستلزم ہے کہ آپؐ افاضہ روحانی اور منصب نبوت میں تمام انبیاء سے بڑھ کر ہیں اور جب ہر نبی اپنی قوم کا سردار ہوتا ہے

تو وہ شخص جو تمام انبیاء کا سردار ہے کیا وہ تمام بنی نوع انسان کا سردار نہیں ہوگا؟ دوسرے لفظوں میں وہی کامل ترین انسان ہوگا اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق قرآن کریم میں "خاتم النبیین" کا خطاب وارد ہونا اسی حقیقت کو ظاہر کرتا ہے۔ خاتم النبیین کے خواہ اصطلاحی معنی "آخری نبی" کے کئے جائیں یا لغوی معنی "نبیوں کی مہر" کئے جائیں مطلب یہی ہے کہ آپ بوجہ اس کے کہ آپ تمام انبیاء کرام سے آخر پر مبعوث ہو کر آخری اور کامل شریعت لائے (جیسا کہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ سے ظاہر ہے) اور بوجہ اس کے کہ آپ مہر ہونے کے لحاظ سے تمام انبیاء کے مصدق ہیں۔ تمام انبیاء سے افضل ٹھہرے گویا تمام امتوں یا تمام بنی نوع انسان سے افضل اور اکمل وجود قرار پائے۔

گویا قرآن اور حدیث کے رو سے آپ کا انسانِ کامل ہونے کا دعویٰ اظہر من الشمس ہے۔ رہے آپ کے اعمال تو جس نبی نے اپنی زندگی میں ہی ایک ایسی جماعت تیار کر دی جو اس کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ بہانے کے لئے تیار تھی۔ جس نے اپنے اموال اور اپنی جانیں، اپنی اولادیں اور اپنی عزتیں آپ کے قدموں پر نچھاور کر دیں اور جس کے لائے ہوئے دین پر چودہ سو سال کا عرصہ گزر جانے کے باوجود اسی طرح عمل کیا جاتا ہے جس طرح چودہ سو سال پہلے عمل کیا جاتا تھا۔ وہ یقیناً ایسا تھا جو اپنے ظاہری کمالات اور افاضۂ روحانی میں باقی سب انبیاء سے بڑھا ہوا تھا۔ دوسرے بڑے انبیاء کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی قوم نے آپ کی زندگی میں کہہ دیا:۔

"فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ"

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جن کو خدا یا خدا کا بیٹا ماننے والوں کی تعداد شاید مسلمانوں سے بھی زیادہ ہو ان کا یہ حال تھا کہ از روئے انجیل وہ اپنی زندگی میں بارہ سے زیادہ حواری پیدا نہ کر سکے۔ ان میں سے بھی ایک آزمائش کے وقت آپ کا منکر ہو گیا اور دوسرے نے ۳۰ اشرفیوں کے بدلے اپنے ایمان کو بیچ دیا۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جتنے آڑے وقت آئے صحابہؓ کرام نے آپ کے ساتھ ایسی جاں نثاری اور وفاداری کا ثبوت دیا کہ تاریخ عالم اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔

جب یہ ثابت ہو گیا کہ قرآن کریم اور احادیث نبویہ سے آپ کا انسان کامل ہونے کا دعویٰ ظاہر و باہر ہے تو اعتراض کا دوسرا حصہ کہ ان خیالات یعنی اس مزعومہ غلو کو اس بات نے تقویت پہنچائی کہ آنحضرتؐ کا اپنا نام کلمہ شہادت میں خدا تعالیٰ کے نام کے ساتھ دہرایا جاتا ہے خود بخود باطل ہو جاتا ہے۔

تاہم اس اعتراض کی حقیقت اس امر سے بھی کھل جاتی ہے کہ کلمہ میں آپ کو عبد اور رسول کے نام سے ہی یاد کیا گیا ہے۔ گویا جب مسلمانوں پر یہ فرض کیا گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہی معبود سمجھیں اور اس کی ذات اور صفات کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں تو ساتھ ہی انہیں یہ بھی تاکید کی گئی کہ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیثیت کو بھی یاد رکھیں اور وہ یہ کہ آپ "عبد" اور "رسول" ہیں یعنی ایک انسان ہیں جو اللہ تعالیٰ کے رسول ہونے کی حیثیت سے مورد وحی الٰہی ہیں۔ گویا کلمہ میں ان الفاظ کا وارد ہونا خود قرآنی آیات

"اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ"

(کہ میں ایک انسان ہوں مگر عام انسان نہیں بلکہ ایسا انسان جس کے اوپر خدا تعالیٰ کا کلام نازل ہوتا ہے) کے ہی اتباع میں ہے۔ حیرانی ہے کہ جو کلمہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قرآنی حیثیت کی تائید میں اور اس کا نقش واضح اور مستحکم کرنے کا ایک مؤثر اور کامیاب ذریعہ ہے وہ پروفیسر شمل کو اپنے عدم علم یا تعصب کی بنا پر قرآنی بیان کی خلاف ورزی کرتا ہوا نظر آتا ہے۔

○

※ دوسرے دن ہیمبرگ کے دو روزناموں میں عید کی تقریب کی خبریں عید الاضحیٰ کے حضور سجدہ ریز ہونے کے فوٹوؤں کے ساتھ شائع ہوئیں۔ ایک اخبار "Bild Hamburg" نے مختصر طور پر قربانی کی حقیقت کو بھی بیان کیا۔ اس اخبار کے ایڈیٹر نے فون پر محترم امام صاحب سے اس تقریب کے متعلق بعض معلومات حاصل کیں۔

دوسرے اخبار کا نام "Hamburger Morgen Post" ہے

○

ہر صاحب استطاعت احمدی کو چاہیئے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے!

مسجد فضل عمر ہیمبرگ (مغربی جرمنی) میں
عید الاضحیہ کی تقریب

مکرم عطاء المنان صاحب نوید ہیمبرگ (مغربی جرمنی)

ہیمبرگ میں عید الاضحیہ ۲۲ نومبر کو منائی گئی۔ ہیمبرگ سے باہر والی جماعتوں کو عید سے قبل عید کے خطبہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی کاپیاں ارسال کی گئیں نیز دعوت نامے چھپوا کر ارسال کئے گئے

اسی طرح ہیمبرگ کے تمام ممبران جماعت کو عید کے مقررہ وقت کے لئے دعوت نامے ارسال کئے۔ نیز مشن سے تعلق رکھنے والے دیگر افراد اور ہمسایوں کو بھی دعوت دی گئی۔ اسی طرح پریس کو بھی مدعو کیا گیا۔

عید سے چند روز قبل ہی باہر سے مہمانوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا مکرم اعجاز احمد صاحب ملک اور خاکسار تین دن پہلے ہی ہیمبرگ میں آ گئے۔ ہمارے جرمن احمدی دوست مکرم کرشتمر صاحب ۲۱ نومبر کو علی الصبح پہنچ گئے اور سارا دن مکرم امام صاحب کے دفتر میں بیٹھ کر ان کے کام میں ہاتھ بٹاتے رہے اور فون پر عید کے متعلق معلومات حاصل کرنے والوں کو معلومات دیتے رہے۔

لیورکوزن سے مسٹر ہارون بن عبدالرحیم صاحب تشریف لائے۔ شام تک گوٹرسلو (GUTERSLOH) سے دو اور ہنوور سے ایک احمدی دوست آ گئے۔ عید کے روز نیہائیم (NIEHEIM) اور STELLE-HAMELM. اور ILZEN سے بعض احباب نے پہنچ کر نماز عید میں شمولیت اختیار کی۔

نماز عید کے لئے دس بجے صبح کا وقت مقرر کیا گیا تھا۔ احباب جماعت ۸ بجے سے مسجد میں جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل تھا کہ صبح سے مطلع بالکل صاف تھا۔ دوستوں کی واپسی کے بعد برف باری ہوئی۔

دس بجے سے پہلے پہلے مسجد اور سامنے والا ہال کمرہ احباب سے پر ہو چکے تھے اس دوران تمام احباب تکبیریں دوہراتے رہے۔

ٹھیک دس بجے مکرم امام حیدر علی ظفر صاحب نے نماز عید شروع کرائی۔ نماز کی ادائیگی میں اپنے احمدی احباب کے ساتھ ہمارے ترک بھائی، یوگوسلاویہ، ملائیشین، افریقن اور درجن بھر غیر از جماعت پاکستانی احباب نے شمولیت کی۔ مستورات بھی تشریف لائی ہوئی تھیں وہ بھی نماز میں شریک ہوئیں۔ پریس کے دو فوٹو گرافر بھی آئے ہوئے تھے۔ وہ اپنے اخبارات کے لئے فوٹو بناتے رہے۔

نماز کے بعد خطبہ شروع ہوا۔ پہلا حصہ جرمن زبان میں تھا اور دوسرا اردو میں۔ جناب امام صاحب نے بتایا کہ:۔

"یہ عید ہمیں حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی قربانی کے واقعہ کی طرف توجہ دلاتی ہے اور یہ کہ قربانی کے بعد ترقی اور انعام ملتا ہے آج بھی اسلام ایک قربانی کا مطالبہ کرتا ہے جس کو ہم لوگوں نے پورا کرنا ہے۔"

آپ نے بتایا:۔

"یہ عید ہم سب کو یاد دلاتی ہے کہ قربانی دینا صرف مردوں کے لئے نہیں یا صرف عورتوں کے لئے نہیں یا صرف بچوں کے لئے نہیں بلکہ اس میں ہر مرد و زن اور بچے کو شامل ہونا چاہیئے۔"

آخر میں دعائیہ فقرات کے ساتھ یہ خطبہ اختتام پذیر ہوا۔

خطبہ ثانیہ کے بعد آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عید کا پیغام (جو کہ بذریعہ تار موصول ہوا تھا) احباب جماعت کو پڑھ کر سنایا اس کے بعد دعا کرائی گئی۔ اور آپ نے اپنی طرف سے بھی تمام حاضرین کو "عید مبارک" دی۔

پھر تمام احباب ایک دوسرے کو گلے ملتے رہے۔ بعد ازاں تمام حاضرین کی چائے اور کیک سے تواضع کی گئی۔

بڑے خوشگوار ماحول میں یہ عید پارٹی جاری رہی۔ تمام احباب آپس میں گفتگو کرتے رہے اسی طرح محترم امام صاحب تمام احباب سے ملتے رہے۔ تقریباً ۱۱½ بجے یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ! ※

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۳۷۳

میں فاطمہ بیگم زوجہ محمد صدیق صاحب شمس۔ قوم بھٹی ۔ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۵۵ء ساکن بھابڑا ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۸/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر (ادا شدہ) -/۲۵ روپے

۲۔ رنگ طلائی وزنی ۲ ماشہ قیمت -/۱۲۵ روپے

۳۔ بکریاں تین عدد مالیت -/۲۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ۔ فاطمہ بیگم زوجہ محمد صدیق صاحب شمس ساکن بھابڑا ضلع سرگودھا۔

گواہ شد۔ محمد صدیق ولد نبی بخش صاحب ساکن بھابڑا تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا۔

گواہ شد۔ محمد ظفر اللہ خاں ولد نبی بخش قائد خدام الاحمدیہ بھابڑا ضلع سرگودھا۔

مسل نمبر ۲۲۳۷۴

میں شمیم اختر بنت نور محمد صاحب قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن بھابڑا ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۸/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

نقدی -/۳۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ۔ شمیم اختر بنت نور محمد صاحب بھابڑا ضلع سرگودھا۔

گواہ شد۔ نور محمد ولد میاں احمد الدین صاحب والد شمیم اختر۔

گواہ شد۔ محمد ظفر اللہ خاں ولد نبی بخش صاحب قائد خدام الاحمدیہ بھابڑا۔

مسل نمبر ۲۲۳۷۵

میں عبد الستار قمر ولد چوہدری عبد الغفور صاحب قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۱۵ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن جھنگ صدر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۸/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ عبد الستار قمر ابن چوہدری عبد الغفور صاحب مکان نمبر ۹۶ بلاک نمبر B-12 محلہ پیرو نوالہ جھنگ صدر۔

گواہ شد۔ محمد بشیر احمد علی وصیت نمبر ۲۶۸۹ امیر جماعت احمدیہ جھنگ صدر۔

گواہ شد۔ عبد الغفور ولد چوہدری عمر الدین صاحب مرحوم مکان نمبر ۹۶ بلاک نمبر B-12 محلہ پیرو نوالہ جھنگ صدر۔

مسل نمبر ۲۲۳۷۶

میں امۃ الجمیل زوجہ چوہدری محمود اشرف صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱۰/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر -/۲۵۰۰

دس تولہ سونا مالیت -/۵۵۰۰ (ایک گلوبند۔ جوڑی کانٹے۔ ٹکہ۔ چار چوڑی۔ دو انگوٹھیاں)

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ۔ امۃ الجمیل

گواہ شد۔ محمد اسماعیل وصیت نمبر ۱۹۶۸۱ دار الصدر غربی ربوہ۔

گواہ شد۔ خلیل احمد وصیت نمبر ۱۸۵۳۰ دار الصدر غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۳۷۷

میں نصرت محمودہ بنت چوہدری رشید احمد صاحب ملہی قوم جٹ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن بھوڈی ملہیاں۔ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۸/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

نقدی -/۱۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۵ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ۔ نصرت محمودہ بنت چوہدری رشید احمد صاحب ملہی۔

گواہ شد۔ عباس احمد ولد چوہدری رشید احمد صاحب ملہی برادر حقیقی موصیہ

گواہ شد۔ اعجاز احمد برادر حقیقی موصیہ سکنہ بھوڈی ملہیاں براستہ بدوملہی تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ۔

اداریہ (بقیہ صفحہ ۲)

اختیار کر لیں گے۔ عَذْبٌ فُرَاتٌ کا مصداق ٹھاٹھیں مارتا ہوا یہ سمندر ایک دنیا کو سیراب کرنے اور اس میں لہلہاتی ہوئی سرسبز و شاداب روحانی کھیتیاں اُگانے کا موجب ہوگا، اس لئے کہ قیام جماعت کی دوسری صدی شروع ہونے والی ہے اور ہم تار رہے ہیں کہ پھر آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم چوہدری عطاء محمد صاحب ریٹائرڈ زعیم مجلس انصار اللہ فیکٹری ایریا ربوہ چند یوم سے بیمار ہیں۔ دائیں کندھے اور دائیں پہلو میں شدید درد ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے (زعیم اعلیٰ انصار اللہ ربوہ)

۲۔ خاکسار کا بچہ عطاء المودود دل کے عارضہ سے بیمار ہے اور میو ہسپتال میں زیر علاج ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(عبد القدیر کارکن دار القضاء ربوہ)

۳۔ خاکسار کے برادر نسبتی مرزا محمد لطیف بیگ صاحب پتوکی ضلع قصور کی اہلیہ دل کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (رانا مبارک احمد بہاولپور)

۴۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ مرزا محمد شفیع صاحب ریلوے گارڈن لاہور ان دنوں شدید بیمار ہیں۔ سب بہن بھائیوں سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(صلاح الدین۔ لاہور)

جلسہ سالانہ

کے مبارک ایام میں

حکیم عبد الحمید (اعوان)

(ابن حکیم نظام جان صاحب مرحوم)

ایوان محمود کے سامنے مشہور دواخانہ میں

جلسہ سالانہ کے اوقات کے علاوہ

صبح سات بجے سے رات نو بجے تک

مطب کیا کریں گے

عورتوں کے لئے

علیحدہ حسب معمول زنانہ انتظام

بھی ہوگا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجالسِ خدام الاحمدیہ میں ایمان افروز دوڑ

اضلاع سیالکوٹ اور فیصل آباد سب سے آگے نکل گئے

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام "دفتر اطفال وقفِ جدید" کا چندہ وصول کرنیوالے خصوصی وفد نے حسبِ ذیل اضلاع کا دورہ مکمل کر لیا ہے۔ وفد کی تازہ ابتدائی رپورٹ کے مطابق مقرر کردہ ٹارگٹ کے بالمقابل وصولی میں فیصد اضافہ کے لحاظ سے ابھی تک ضلع سیالکوٹ اوّل، ضلع فیصل آباد دوم اور ضلع ملتان سوم ہیں تاہم اِن اضلاع میں ابھی وصولی کا کام پورے جوش کے ساتھ مقامی طور پر جاری ہے۔

نمبر شمار	نام ضلع	مرکز کا مقرر کردہ ٹارگٹ	وصولی	وصولی میں اضافہ فیصد
۱	سیالکوٹ	۵۰۰۰/- روپے	۹۰۸۰/- روپے	۸۲٪
۲	فیصل آباد	۱۰,۰۰۰/- "	۱۳۶۴۰/- "	۳۶٪
۳	ملتان	۱۰,۰۰۰/- "	۱۳۰۵۶/- "	۳۰٪
۴	گوجرانوالہ	۵۰۰۰/- "	۵۱۴۵/- "	۳٪
۵	شیخوپورہ	۳۰۰۰/- "	۲۹۸۵/- "	×
۶	ساہیوال	۱۰,۰۰۰/- "	۸۵۷۵/- "	×
۷	گجرات	۵۰۰۰/- "	۱۸۲۰/- "	×

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ ان تمام اضلاع کے جملہ کارکنان اور چندہ دہندگان کے نفوس اور اموال میں بے حساب برکت دے۔ خدا کرے کہ "ننھے مستقل معاونین خاص دفتر اطفال" آسمانِ احمدیت میں ستاروں کی طرح چمکیں اور اپنے والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنیں۔

باقی اضلاع بالخصوص لاہور۔ کراچی۔ راولپنڈی۔ پشاور۔ سرگودھا۔ جھنگ اور کوئٹہ کے کارکنان مجالس خدام الاحمدیہ کی مساعی کی ابتدائی رپورٹوں کا انتظار ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی آگے بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (ناظم مال وقف جدید)

تقریب شادی

مورخہ ۱۸ نومبر ۱۹۷۷ء کو خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ امۃ الحمید صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب آف راولپنڈی کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح مورخہ ۲ نومبر کو عزیزم مکرم چوہدری خورشید داؤد احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد صالح صاحب سرفراز روڈ راولپنڈی کے ساتھ دس ہزار روپے حق مہر پر مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب ایم۔ ایس سی صدر مجلس موصیان راولپنڈی نے مسجد نور میں پڑھا تھا۔ ۱۹ نومبر کو مکرم چوہدری محمد صالح صاحب نے اپنے مکان پر اپنے بیٹے کی دعوتِ ولیمہ کا انتظام کیا جس میں مقامی جماعت کے بیشتر عہدیداران اور دوسرے احباب شریک ہوئے۔ دعوت کے اختتام پر مربی سلسلہ مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف نے اجتماعی دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

عبدالکریم چوہدری
K/97۔ ظفر الحق روڈ۔ راولپنڈی

تبصرہ:-

تاثرات (باتصویر)

مرتبہ: مکرم شیخ عبدالماجد صاحب لاہور

مکرم شیخ عبدالماجد صاحب (ابن محترم مولانا شیخ عبدالقادر صاحب مرحوم (نومسلم) مربی سلسلہ) کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی انمول اسلامی خدمات کو دوسروں سے متعارف کرانے اور جماعت کے پرانے اور نایاب حوالے اور تصاویر جمع کرنے کا خاص شوق اور سلیقہ ہے۔ حال ہی میں آپ نے مندرجہ بالا عنوان سے عمدہ کاغذ اور آفسٹ کی طباعت سے چھ صفحات پر مشتمل باتصویر پمفلٹ شائع کیا ہے جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی گراں قدر اسلامی اور ملی خدمات کے بارہ میں برِ صغیر کے مشہور اور نامور مسلمان زعماء (مثلاً علامہ ڈاکٹر اقبال، مولانا محمد علی جوہر، مولانا شوکت علی، خواجہ حسن نظامی، شیخ محمد عبداللہ، چوہدری غلام عباس، ظفر علی خاں، مولانا دریا بادی، سر آغا خاں اور قائد اعظم محمد علی جناح) کے تاثرات جمع کر دیئے گئے ہیں۔ ازدیادِ علم اور غیر از جماعت اصحاب میں تقسیم کرنے کے لئے فی الحقیقت یہ مفید اور مؤثر پمفلٹ ہے جس کی جتنی بھی اشاعت کی جائے کم ہے۔ امید ہے احباب ہاتھوں ہاتھ خریدیں گے اور اس کی وسیع اشاعت کریں گے۔ قیمت ایک روپیہ۔ یک صد روپیہ فی سینکڑہ۔ شیخ عبدالماجد صاحب بنیکرز سٹریٹ چوک کمبوہ۔ پیر غازی روڈ۔ اچھرہ لاہور اور افضل برادرز گول بازار ربوہ سے مل سکتا ہے۔

نوٹس

سالانہ اجلاسِ عام دی ایشو افریقن کمپنی لمیٹڈ۔ ربوہ

کمپنی ہذا کے جملہ حصہ داران سے بذریعہ نوٹس ہذا گذارش ہے کہ کمپنی کا سالانہ اجلاسِ عام مورخہ ۲۹-۱۲-۱۹۷۷ بروز جمعرات بوقت گیارہ بجے قبل دوپہر کمپنی کے رجسٹرڈ دفتر بمقام ربوہ منعقد ہوگا جس میں مندرجہ ذیل امور زیرِ غور آئیں گے:-

۱۔ رپورٹ ڈائریکٹرز و آڈیٹرز۔ بیلنس شیٹ و حساب نفع و نقصان بابت سال ۱۹۷۶-۷۷
۲۔ تقرری ڈائریکٹران (ریٹائر ہونے والے ڈائریکٹران کے نام دوبارہ انتخاب کے لئے پیش ہیں)
۳۔ تقرری آڈیٹرز برائے سال مختتمہ ۳۰ ستمبر ۱۹۷۸ء و تعیین معاوضہ۔
۴۔ متفرق امور باجازت چیئرمین۔

12/12/77 ظہور احمد چیئرمین
B.O. بورڈ آف ڈائریکٹرز
دی ایشو افریقن کمپنی لمیٹڈ۔ ربوہ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

ھُوَ الشَّافِی
دانت درد کا علاج
دانتوں کے امراض کے متعلق مشورہ اور لٹریچر مفت
پائیوریا (PYORRHEA) کا مکمل کورس -/15
کیریز (CARIES) کا مکمل کورس -/15
پائیوریا منجن (PYORRHEA POWDER) -/4
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶

جرمن و امریکن ہومیوپیتھک ادویات اور پیچیدہ امراض کے علاج کا مرکز
شاہ ہومیوپیتھک سٹور
رحمت بازار۔ ربوہ

سُرمہ نور چشم / سُرمہ ممیرا خاص
نظر کی کمزوری۔ پانی بہنا۔ سرخی۔ دھندلا۔ جالا۔ خارش کے لئے لاجواب تحفہ۔
قیمت ایک روپیہ
دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ

مشورے اور علاج کے لئے
مطب ناصر دواخانہ
گولبازار ربوہ
فون ۹۳۴

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴